ملک العلما اور صحیح البہاری

تحریر

طارق انور مصباحی

ناشر: اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی (توپسیا: کلکتہ)

(وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا)

(سورہ حشر: آیت ۷)

صحیح البہاری کا تعارف اور ضرورت

ملک العلما اور صحیح البہاری

تحریر

طارق انور مصباحی

ناشر

اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی (توپسیا: کلکتہ)

نام رسالہ: ملک العلما اور صحیح البہاری

تحریر: طارق انور مصباحی

اشاعت: شوال المکرّم ۱۴۴۵ھ

اپریل ۲۰۲۴ء

صفحات: تئیس (۲۳)

ناشر: اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی

(توپسیا: کلکتہ)

فہرست مضامین

مقدمہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم::الحمد للّٰہ رب العٰلمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ شفیع المذنبین::وآلہ واصحابہ اجمعین

علمائے اسلام میں سے بہت سے نفوس قدسیہ کثیر التصانیف ہوئے ہیں۔محرر مذہب حنفیہ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی (۱۳۲ھ-۱۸۹ھ) (تعداد تصانیف: ایک ہزار)، محدث شہیر علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی حنبلی (۵۰۸ھ-۵۹۷ھ) (تعداد تصانیف: قریباً پانچ سو)، خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) (تعداد تصانیف: ایک ہزار)، مجدد صدی چہاردہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰ھ) (تعداد تصانیف: ایک ہزار)، اسی طرح حضرات اولیائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں سے مخدوم بہاری حضرت مخدوم شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری (م ۷۸۲ھ) اورخواجہ بندہ نواز گیسودراز علیہم الرحمۃ والرضوان کی تصانیف وتالیفات بھی کثیر تعداد میں ہیں۔

ہر مصنف کی تالیفات وتصنیفات مختلف درجات کی ہوتی ہیں۔بعض ایسی کہ اپنے موضوع پر ماخذ ومستند تسلیم کی جاتی ہے اورامت مسلمہ کو ہمہ وقت ان کتابوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ہم ان تصانیف سے صرف نظر کرلیں تو دوسری کتابیں ہماری علمی ضروریات کے لیے ناکافی ہوتی ہیں۔بکمال وتمام علمی تحقیق وتدقیق کے لیے ہمیں انہی کتابوں کی طرف رجوع کرنا ناگزیر ہوتا ہے،مثلاً فقہ احناف میں امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محررات، سیرت نبویہ کے موضوع پر کتاب الشفا،مواہب لدنیہ، مدارج النبوت وغیرہ،فن حدیث میں صحاح ستہ ودیگر مشہور مجموعات حدیثیہ کے ہم محتاج ہیں۔عصر حاضر میں فتاویٰ رضویہ اور بہار شریعت کی ضرورت وافادیت سے بھی علمائے اہل سنت وجماعت بخوبی واقف وآشنا ہیں۔

ملک العلما حضرت علامہ ظفرالدین بہاری (۱۳۰۳ھ-۱۳۸۲ھ-۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء)

ماضی قریب میں صوبہ بہار کی سب سے عظیم علمی شخصیت اور کثیر التصانیف عالم دین تھے۔ ''صحیح البہاری'' آپ کی سب سے عظیم تصنیف ہے۔ اسی طرح ''حیات اعلیٰ حضرت'' آپ کی سب سے زیادہ مقبول ومشہور کتاب ہے۔ اسی طرح چند صدی پیش تر مجدد صدی دوازدہم حضرت علامہ محب اللہ بہاری (م ۱۱۱۹ھ مطابق ۱۷۰۷ء) صوبہ بہار کی انتہائی عظیم علمی شخصیت اور کثیر التصانیف عالم دین تھے۔ آپ کی دو کتابیں ''مسلم الثبوت اور سلم العلوم'' بہت ہی مشہور ومعروف اور برصغیر کے مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہیں۔

علامہ محب اللہ بہاری اور ملک العلما محدث بہاری

حسن اتفاق ان دونوں عظیم ہستیوں کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے اور دونوں کا آبائی وطن بھی زیادہ دور نہیں ہے۔ دونوں پٹنہ کے آس پاس کے رہنے والے تھے۔ ان دونوں کا تعلق خانوادہ ملک سے تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ سید ابراہیم ملک بیا غازی علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ ملک بیا غازی کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں حضور غوث اعظم جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ ملک بیا غازی (م ۷۵۳ھ) سلطان محمد شاہ تغلق بادشاہ ہند کے سپہ سالار تھے۔ آپ نے سلطان محمد شاہ تغلق کے عہد میں صوبہ بہار اور جھارکھنڈ کو فتح کیا تھا۔ سلطان تغلق نے آپ کو صوبہ بہار کا حاکم مقرر کیا تھا۔

حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی قدس سرہ العزیز کا مقبرہ بہار شریف میں پیر پہاڑی پر ہے۔ آپ مخدوم بہاری حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری (م ۷۸۲ھ) علیہ الرحمۃ والرضوان کے ہم عصر تھے۔ سلطان فیروز شاہ تغلق نے حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی کا انتہائی عظیم الشان مقبرہ تعمیر کروایا۔ مقبرہ کی تعمیر کی نگرانی حضرت مخدوم بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذمہ تھی۔ حضرت مخدوم بہاری قدس سرہ اس وقت حکومتی عہدہ دار تھے۔

سلاطین ہند کے عہد میں ''ملک'' ایک اعزازی خطاب تھا جو نامور افراد وشخصیات کو عطا کیا جاتا۔ بہار فتح کرنے کی خبر سن کر سلطان محمد شاہ تغلق نے خوش ہو کر آپ کے بارے میں

کہا: ''ملک بیا و بہ نشیں'' (ملک آ ؤ اور بیٹھو) اس کے بعد آپ کو ملک بیا کہا جانے لگا۔

اسی لقب کے سبب حضرت سید ابراہیم کے اہل خاندان کو ''ملک'' کہا جانے لگا۔ ان کی آل واولاد بھی اپنے ناموں کے ساتھ سید کی بجائے ''ملک'' کا لقب استعمال کرنے لگی۔

حضرت سید ابراہیم کے بعد ان کی آل واولاد ریاست بہار کے شاہی عہدوں پر فائز ہوئی۔ اس خاندان میں زمینداری اور شاہی جاگیریں آزادی ہند تک تھیں اور آج بھی بعض لوگوں کے پاس جاگیروں اور زمینداریوں کی جائیدادیں اور زمینیں موجود ہیں۔

حضرت ملک العلما قدس سرہ العزیز نے ''حیات اعلیٰ حضرت'' کے مقدمہ میں حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مختصر احوال رقم فرمائے ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب ''خیر السلوک فی نسب الملوک'' میں ۲۴: مواضعات وقصبات کے ملک خاندانوں کا نسب نامہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس خاندان میں بہت سے نامی گرامی افراد بھی ہوئے۔

حضرت ملک العلما کا تعلق ملک خاندان سے تھا، لہٰذا امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے آپ کو ''ملک العلما'' کا خطاب عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک العلما بنادیا۔

حضرت ملک العلما قدس سرہ العزیز متنوع الجہات شخصیت کے مالک تھے۔ آپ مفتی، مصنف، مناظر، مدرس، خطیب اور مبلغ تھے۔ تحریک شدھی کے فتنوں سے قوم کو بچانے کے لیے آپ نے بہت سے علاقوں میں تبلیغی دورے کیے اور امت مسلمہ کے دین وایمان کی حفاظت کی۔ آپ تیس سال تک (۱۹۲۱ء-۱۹۵۰ء) مدرسہ شمس الہدیٰ (پٹنہ) میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۸ء میں مدرسہ شمس الہدیٰ (پٹنہ) کے پرنسپل مقرر ہوئے ۱۹۵۰ء میں ریٹائرڈ ہوگئے۔ اس کے بعد دینی کاموں میں مشغول ومصروف ہوگئے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

طارق انور مصباحی

07: شوال المکرّم 1445 مطابق 16: اپریل 2024 = شب: چہار شنبہ

صحیح البہاری: تعارف اور ضرورت

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ واصحابہ اجمعین

پروفیسر مختار الدین آرزو، صحیح البہاری پر تبصرہ نگاری کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''حتی الامکان فقہ حنفی کا شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ رہا ہو، جس کی سند واستشہاد میں کوئی خبر اوراثر پیش نہ کی گئی ہو۔ملک العلما علیہ الرحمہ نے اس کتاب کی جمع وتبویب میں عمر کا خاصہ حصہ صرف کیا۔فقہی ابواب کی ترتیب پرانہوں نے اسے چھ جلدوں میں مکمل کرنے کا منصوبہ بنایااوراس کا نام ''الجامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری'' رکھا''۔

(تذکرہ کاملان بہار: جلداول:ص352-مطبوعہ: خدابخش لائبریری پٹنہ)

(مقدمہ صحیح البہاری:ص32)

فقہ احناف کی مؤیداحادیث،امام ابوجعفر طحاوی(۲۳۸ھ-۳۲۱ھ) کی ''شرح معانی آثار''محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی(۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ) کی ''فتح المنان فی تائید مذہب النعمان'' ملک العلما علامہ ظفرالدین بہاری کی ''صحیح البہاری'' وغیرہا کتب میں مندرج ہیں۔شرح معانی آثاراور فتح المنان تمام احادیث احناف کی جامع نہیں ہیں۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''ہدایہ''میں بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔ہدایہ کے حواشی وشروح میں ان حدیثوں کی تخریجات مذکور ہیں۔محدث جمال الدین زیلعی حنفی مصری (م۷۶۲ھ) کی ''نصب الرایۃ لاحادیث الہدایہ''اورامام ابن حجرعسقلانی شافعی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) کی کتاب ''الدرایۃ فی تخریج احادیث اہدایہ''میں فقہ حنفی کی حدیثیں مرقوم ہیں۔

صحیح البہاری میں عہد حاضر میں موجودتمام احادیث حنفیہ کی جمع وتدوین اور بطرز ''سنن'' فقہی ترتیب پرتبویب وتفصیل کی گئی ہے۔چوں کہ صحیح البہاری کی جلداول ابواب عقائد پرمشتمل ہے، اس لیے اسے ''الجامع الرضوی'' بھی کہا جاتا ہے۔باعتبار اصطلاح

محدثین صحیح البہاری کا شمار ''سنن'' میں ہوگا، تاہم یہ مجموعہ کبریٰ احادیث حنفیہ کے لیے جامع الجوامع کے درجہ علیا پر فائز المرام ہے۔ یہ عظیم کتاب چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ مجلدات ستہ کے مشمولات درج ذیل ہیں۔

(1) جلداول: کتاب العقائد (2) جلد دوم: کتاب الطہارۃ والصلوٰۃ والجنائز (3) جلدسوم: کتاب الصیام والزکوٰۃ والحج (4) جلد چہارم: کتاب النکاح تا کتاب الوقف (5) جلد پنجم: کتاب البیوع تا کتاب الغصب (6) جلد ششم: کتاب الشفعہ تا کتاب الفرائض

(مقدمہ صحیح البہاری: جلد دوم: ص3)

صحیح البہاری میں کل احادیث مرقومہ مع مکررات کی تعداد پچاس ہزار بتائی جاتی ہے جو اسفار معتمدہ کے حوالوں سے مرصع ہیں۔ صحیح البہاری کی جلد دوم ابواب طہارت وابواب صلوٰۃ پر مشتمل ہے۔ جلد دوم چار حصوں میں مصنف کی حیات میں شائع ہوچکی تھی۔ اس وقت جلد دوم کا ایک حصہ آگرہ سے اور تین حصے پٹنہ سے شائع ہوئے تھے، پھر جلد دوم مکمل لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ چند سالوں قبل ممبئ سے بھی جلد دوم مکمل شائع ہوئی تھی۔ جلد دوم کے علاوہ باقی تمام جلدیں غیر مطبوعہ ہیں۔ جلد اول پاکستان سے شائع ہونے والی ہے۔

سلفیت کا فروغ اور صحیح البہاری کی ضرورت

ماضی قریب میں ہماری نبرد آزمائی دیابنہ سے تھی، جو مقلد ہیں۔ اقوال ائمہ دین اور کتب فقہ کے مندرجات ان کے لیے مسکت جواب ہوتے تھے۔ اب چند سالوں سے انتہائی زور وشور کے ساتھ حکومت سعودیہ نے ساری دنیا میں سلفیت کے فروغ وشیوع کی حکمت عملی اپنائی ہے۔ ملک ہند بھی اس کے نشانے پر ہے۔ ہر خطے میں فروغ سلفیت کے لیے نوع بہ نوع تدابیر بروئے کار لائی جارہی ہیں۔ جنوبی ہند میں چند سالوں پیش تر جا بجا سلفیوں کا مذہبی دفتر بنام ''دعوہ سنٹر'' قائم ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ تعداد ترقی پذیر ہے۔

دعوہ سنٹر میں سلفیوں کا ایک مذہبی رہنما ہوتا ہے۔ یہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دین باطل کی طرف مائل کرتا اور لوگوں کو گمرہی کی دعوت دیتے پھرتا ہے۔ اے کاش! ہمارے سربراہان مسلک بھی اسی طرح تبلیغ سنیت کا کوئی منظّم و مستحکم منصوبہ بناتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

سلفیان زمانہ کسی بھی مسئلہ پر خواہ وہ اعتقادیات سے ہو یا فقہیات سے، قرآن اور احادیث صحیحہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مودودی لوگ بھی انہی کے ہمنوا ہیں۔ اس تناظر اور اس صورت حال میں ''صحیح البہاری'' ہمارے لیے ایک دفاعی اسلحہ ہے۔ اس میں عقائد سے متعلق احادیث بھی ہیں اور فقہائے احناف کی متمسک بہ حدیثیں بھی۔ حالات حاضرہ کے تقاضوں کے اعتبار سے یہ کتاب ایسی جامع ہے کہ اس کا ثانی ومتبادل پوری دنیا میں نہیں۔

ہماری غفلت شعاری کا بھی کیا کہنا۔ نصف صدی قبل ایک نادر روزگار اور بے نظیر کتاب محنِ شاقہ کے ساتھ احادیث کی تلاش بسیار اور تتبع کثیر کے بعد ترتیب دی گئی، جس کی آج ہمیں سخت ضرورت ہے۔ آج سے دو دہائی قبل حالات کچھ مختلف تھے۔ اب سلفیت کے سر اٹھانے کے بعد علمائے عرب وعجم ہر ایک کو صحیح البہاری کی سخت ضرورت ہے۔

فقہ حنفی کی مستدل بہ حدیثیں وافر مقدار میں کسی دوسری کتاب میں جمع نہیں ہیں۔ عہد حاضر میں فتاویٰ شامی فقہ حنفی کے جزئیات کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور صحیح البہاری فقہ حنفی کی احادیث کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ ایسی اہم کتاب کی طباعت واشاعت آج تک نہ ہو سکی۔ علمائے کرام اس کتاب عظیم میں موجود علمی جواہرات سے آج تک ناآشنا ہیں۔

راقم السطور سال ۲۰۰۴ء میں عزت مآب پروفیسر مختارالدین آرزو (سابق صدر: شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ملاقات کی غرض سے علی گڑھ حاضر ہوا۔ ممدوح گرامی نے حضرت ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان کی غیر مطبوعہ تصانیف کی الماری دکھلائی اور فرمایا کہ میں نے صحیح البہاری کی جلد اول پروفیسر مسعود احمد مظہری (پاکستان) کے یہاں

بغرض طباعت بھیجی ہے۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب مظہری (۱۹۳۰ء-۲۰۰۸ء) اور اب خود پروفیسر مختارالدین آرزو (۱۹۱۷ء-۲۰۱۰ء) اس جہان فانی سے کوچ کر گئے اور جلد اول اپنے حال سابق پر برقرار رہی۔ اس کی طباعت واشاعت نہ ہوسکی۔ صحیح البہاری کی دیگر جلدیں بھی پروفیسر آرزو صاحب کے یہاں زینت الماری بنی پڑی تھیں۔

ان کے مکان میں ہر چہار سو کتابوں کی الماریاں تھیں۔ مکان ہے یا لائبریری؟ کچھ فرق محسوس نہیں ہوتا۔ عہد رواں میں صحیح البہاری فقہائے احناف کے لیے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کتاب کو مدارس حنفیہ میں داخل نصاب ہونا چاہئے۔ دیوبندی مکتب فکر بھی ''صحیح البہاری'' کے کمالات اورافادیت سے متأثر اوراس کی خوبیوں کا معترف ہے۔ چوں کہ دیابنہ بھی فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں، اس لیے یہ کتاب ان کے لیے بھی مفید ونافع ہے۔ صحیح البہاری کی جلد دوم پاکستان کے مدارس عربیہ میں داخل درس ہے۔

عہد قدیم سے ہادیان دین وملت بنی نوع انسانی کی ہدایت ورہنمائی کے لیے متنوع الاشکال تدابیر بروئے کار لاتے رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر رہبران قوم امتداد روزگار کی تاریکیوں میں روپوش ہوتے گئے، تاہم ہر عہد وزمانہ کے چند نمائندگان دین ورہبران قوم اپنی تابندہ نشانیوں کی وجہ کر ابد تک کے لیے زندۂ جاوید ہوگئے۔ حضرت ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ''صحیح البہاری'' اگر طبع ہوکر اہل علم کے ہاتھوں پہنچی تو ادوار مابعد میں ہند کے مشاہیر محدثین میں آپ کا شمار ہوگا۔ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ) کے بعد محدثین ہند میں آپ کا اسم گرامی سرفہرست ہوگا۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دور حاضر میں فقہ حنفی کے جزئیات کا سب سے عظیم مجموعہ فتاویٰ شامی ہے، اسی طرح فقہ حنفی کی احادیث کا سب سے عظیم مجموعہ صحیح البہاری ہے۔ خدانخواستہ اگر یہ نسخہ قلمی ہوکر کسی لائبریری کی زینت بن گیا، جیسا کہ تادم تحریر صحیح

البہاری کی چھ ضخیم جلدوں میں سے پانچ قلمی صورت میں ہے تو ارباب علم ودانش بخوبی واقف ہیں کہ عدم افادہ کے باب میں قلمی نسخہ جات اور ضائع شدہ کتابوں کا مقام قریباً مساوی ہے۔مسلک اہل حدیث کی جانب سے ہر مسئلہ پر قرآن وحدیث کا مطالبہ اور صحیح البہاری کا غیر مطبوعہ ہونا ہمارے عدم تدبر اور غفلت شعاری کی ایک عجیب سی مثال ہے۔ حضرت ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان کے ذخیرۂ احادیث کی طباعت کب ہوگی؟اس خدمت جلیلہ کا سہرا کس کے سر ہوگا؟ یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔

ہمارا علمی انحطاط اور فکری زوال

اہل سنت وجماعت کے کتب خانوں کو دیکھیں۔غیر معیاری کتابوں سے آراستہ، مقررین وخطبا کی تقریریں حوالوں سے عاری یا غیر معتبر وغیر مستند حوالوں کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔مثالوں پر مبنی تقریریں دین وسنیت کو کیا جلا دے سکتی ہیں؟ دین کی باتیں کون سنتا ہے۔مذہبی جلسوں میں بس شاعر کا ترنم چاہئے۔یہ جلسہ ہے یا ذہنی تعیش کا ذریعہ؟

بے لگام عوام کو راہ راست پر لانا رہبران دین کا فریضہ ہے۔عوام کی دل شکنی کا خیال کب تک کیا جائے گا؟ جو رزق رب تعالیٰ نے ہمارے لیے مقدر کر رکھا ہے، وہ ضرور ہمیں ملے گا۔کیا کوئی نوشتہ الٰہی کو بدل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔علمائے اہل سنت وجماعت اپنے فرض منصبی کا لحاظ فرمائیں اور قوم کی صالح قیادت ورہنمائی کریں،تاکہ مفاسد دور ہوں اور مقاصد حاصل ہوں۔خطاب جمعہ اور اسٹیجی تقاریر کو نفع بخش بنانے کی کوشش کی جائے۔

فتویٰ نویسی کرنی ہو تو فتاویٰ رضویہ آخری حوالہ ہوتا ہے، جب کہ فتاویٰ رضویہ اول حوالہ اور امام محمد بن حسن شیبانی کی کتابیں انتہائی حوالہ ہونی چاہئے۔بطور سند قرآنی آیات واحادیث کریمہ بھی سپرد قلم کی جائیں۔عہد حاضر میں شاید ہی کوئی قرآن مقدس کو بغرض مطالعہ ہاتھ لگاتا ہو، بلکہ کتب احادیث کی ورق گردانی بھی بوقت ضرورت ہی ہوتی ہے۔

علمائے ماسبق کی متعدد عربی و فارسی تصانیف کے اردو تراجم عوام الناس کے لیے شائع ہوئے ہیں۔آج علمائے کرام ان تراجم کا مطالعہ کرتے ہیں۔اسی کو علمی زوال اور فکری انحطاط سے تعبیر کیا جاتا ہے۔بلندی فکر مفقود، ذوق مطالعہ فنا، مدارس کی کثرت، علم کی قلت، اسلاف کرام کی مدح وستائش میں ہم رطب اللسان رہتے ہیں۔ان کی یاد میں جلسے، جلوس کرتے ہیں اور ان کے نقوش پا سے گریزاں ہیں۔اسی کو تضاد عملی سے موسوم کیا جاتا ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس استفتا آتا تو آیات قرآنیہ، احادیث طیبہ اور اقوال فقہا کی روشنی میں جواب تحریر فرماتے، جیسا کہ ان کے فتاویٰ سے ظاہر ہے۔ آج طرز افتا کو دیکھ لیں۔حوالوں کا ایک صدی سے آگے بڑھنا مشکل نظر آتا ہے۔

موجودہ زمانے میں قوم کی بہت سی رقم ایسی کتابوں کی طباعت پر خرچ ہوجاتی ہے جن کتابوں سے مذہب و مسلک کو معتد بہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔جن کتابوں کی اہم ضرورت ہے، وہ معرض التوا میں پڑی رہتی ہیں۔حضرت مولانا حسین حلمی بن سعید استانبولی (۱۳۲۹ھ-۱۴۲۲ھ-۱۹۱۱ء-۲۰۰۱ء) استنبول (ترکی) سے اہل سنت و جماعت کی کتابیں شائع کر کے ساری دنیا میں بلا معاوضہ بھیجا کرتے تھے۔آج بھی ان کے مکتبہ سے دنیا بھر میں کتابیں بھیجی جاتی ہیں۔اگر عرب وعجم میں سے کوئی صاحب استطاعت ''صحیح البہاری'' کی طباعت واشاعت فرمادے تو وقت کی ایک اہم ضرورت اور ایک قومی فریضہ سے ہم سبکدوش ہوجائیں اور ساری دنیا کے حنفیوں کے لیے یہ کتاب ایک لاثانی اور بے مثال تحفہ بن جائے۔مسلک اہل حدیث کی ریشہ دوانیوں کے پیش نظر فن جرح وتعدیل کی روشنی میں صحیح البہاری کی تحشیہ نگاری بھی جائے، تا کہ حدیث کی صحت وسقم اور قوت وضعف کا حال معلوم ہوسکے۔

ملک العلما کی تعلیم وتربیت

ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ والرضوان (ولادت: ۱۰: محرم

الحرام ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۹: اکتوبر ۱۸۸۰ء – وفات: ۱۹: جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸: نومبر ۱۹۶۲ء) کا وطن مالوف رسول پور میجرہ ضلع پٹنہ ہے۔ ۱۰: محرم الحرام ۱۳۰۳ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد ملک عبدالرزاق مرحوم سے حاصل کی۔ استاذ زمن مولانا احمد حسن کانپوری (م ۱۳۲۲ھ)، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری، مولانا بشیر احمد علی گڑھی، مولانا شاہ عبیداللہ علمی (م ۱۳۴۳ھ)، حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی (م ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء) اور دیگر اساتذۂ کرام سے درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو ملک العلما'' اور'' فاضل بہار'' کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ ایک ذی استعداد مدرس، عظیم مناظر، فلک پیما خطیب اور ایک منفرد المثال مصنف تھے۔ آپ بہت سے علوم عقلیہ میں یکتائے روزگار اور یگانہ عصر تھے۔ حضرت علامہ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمۃ والرضوان سابق نائب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور، علوم معقولات کی مشہور علمی شخصیت حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی ودیگر بہت سے علمائے کرام آپ کے تلمیذ وفیض یافتہ ہیں۔ مذکورہ حضرات کے اندر ملک العلما کے معقولاتی علوم کی مہارت کاملہ اور عبور تام کا عکس جمیل نظر آتا ہے۔ حضرت ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال ۱۸: نومبر ۱۹۶۲ء کو ہوا۔ شاہ گنج پٹنہ کے قبرستان میں آپ مدفون ہوئے۔ آپ کے معتقدین ہر سال عرس کا اہتمام کرتے ہیں۔

ملک العلما کی تصنیفات وتالیفات

مولانا محمود احمد قادری رفاقتی نے تحریر فرمایا ہے کہ ملک العلما کی تصانیف کی تعداد ایک سوساٹھ ہے۔ آپ کی تصنیفات میں سب زیادہ ضخیم صحیح البہاری ہے۔ چودہ صدیوں میں آج تک احادیث کا کوئی ایسا مجموعہ نہ تھا جس میں مسلک احناف کی مؤید حدیثیں یکجا ہوں۔ آپ نے صحیح البہاری میں ان احادیث کو جمع فرمایا۔ (مقدمہ صحیح البہاری :

ص 32) بعض علمانے ملک العلما کی تصانیف کی تعداد تین سو سے زائد بتایا ہے۔

آپ کی مطبوعہ تصانیف میں ''حیات اعلیٰ حضرت'' کو قبولیت عامہ حاصل ہے۔آپ کی ایک معقولاتی کتاب ''الجواہر والیواقیت فی علم التوقیت'' ہند کے مدارس اسلامیہ میں شعبہ تخصص فی الفقہ میں داخل نصاب ہے۔حالات کے تقاضے صریح غمازی کرر ہے ہیں کہ صحیح البہاری کو بھی شامل نصاب ہونا چاہئے۔تاج العلماء والمحققین ،ملک الفقہاء والمحد ثین امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز کی تصنیف ''المعتمد المستند'' متعدد مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہو چکی ہے۔یہ ایک خوش آئند انقلاب ہے۔صحیح البہاری سے متعلق ارباب مدارس عربیہ اور دانشوران قوم وملت کو غور وفکر کی ضرورت ہے۔عہد قدیم سے رواں دواں ''درس نظامی'' میں اور بھی کچھ تبدیلیاں ہونی چاہئے۔ جو اہل فکر ہیں ،وہ بالتفات کامل غور وفکر کریں۔برصغیر کے مدارس میں بہار شریعت کے متعدد حصے درس نظامی میں شامل نصاب ہو چکے ہیں اور تخصص فی الفقہ کے شعبہ میں فتاویٰ رضویہ کی بعض جلدیں داخل نصاب ہیں۔

ملک العلما کی آل واولاد

حضرت ملک العلما قدس سرہ العزیز کے اکلوتے فرزند،علمی دنیا کی نامور شخصیت عزت مآب پروفیسر مختار الدین آرزو (۱۹۱۷ء-۲۰۱۰ء) تھے۔پرزفیسر آرزو مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) سے منسلک رہے۔مسلم یونیورسٹی میں مختلف مناصب جلیلہ پر فائز ہوکر ریٹائرڈ ہوئے،پھر علی گڑھ ہی میں آباد ہو گئے ۔مسلم یونیورسٹی سے قریب ہی امیر نشاں روڈ دودھ پور (علی گڑھ) میں ان کا کاشانہ بنام ''ناظمہ منزل'' ہے۔انہیں ''توقیر عرب ،تنویر عجم'' کا نادر المثال خطاب عطا کیا گیا تھا۔پروفیسر آرزو کے صاحبزادے پروفیسر طارق مختار بھی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) سے منسلک ہیں۔حضرت ملک العلما قدس سرہ العزیز کی غیر مطبوعہ تصانیف کے لیے پروفیسر طارق مختار سے رابطہ کیا جائے۔

ملک العلما کے محاسن و کمالات

ریاست بہار میں ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان کے بعد ان کے مماثل کوئی عالم دین نہ ہوسکے۔ ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے نام کے ساتھ ''بہاری'' لکھا کرتے تھے، اسی لیے اپنی گراں قدر اور مابہ الافتخار تصنیف کو بھی ''صحیح البہاری'' کا لقب دیا۔

حضرت ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان ، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ جامعہ منظر اسلام بریلی شریف سے ہی ملک العلما فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت ملک العلما محدث بہاری قدس سرہ العزیز سے متعلق اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی چند تعبیرات سپرد قلم ہیں جو انہوں نے اپنے اس عزیز ترین شاگرد کے نام مکتوبات میں تحریر فرمائے ہیں۔

(1) ولدی الاعز (2) حبیبی وولدی وقرۃ عینی

(3) ولدی اعزک اللہ فی الدنیا والدین

(4) ولدی الاعز حامی السنۃ ماحی الفتن

(5) جان پدر، بلکہ از جان بہتر۔

کسی شخصیت سے متعلق ان کے استاذ و مربی کا تبصرہ و تاثر صدیوں سے قابل اعتبار رہا ہے۔ حضرت ملک العلما سے متعلق ان کے استاذ معظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے اپنے خلیفہ حضرت تاج الدین احمد ناظم انجمن نعمانیہ لاہور کو ایک مکتوب میں رقم فرمایا:

''مکرمی مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری سلمہ فقیر کے یہاں کے اعز طلبا میں سے ہیں اور میرے بجان عزیز۔ ابتدائی کتب کے بعد یہیں تحصیل علم کی اور اب کئی سال سے میرے مدرسے میں مدرس اور اس کے علاوہ کار افتا میں میرے معین ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جتنی درخواستیں آئی ہوں، سب سے یہ زائد ہیں، مگر اتنا ضرور کہوں گا:

(۱) سنی خالص مخلص نہایت صحیح العقیدہ، ہادی مہدی ہیں (۲) عام درسیات میں بفضلہٖ تعالیٰ عاجز نہیں (۳) مفتی ہیں (۴) مصنف ہیں (۵) واعظ ہیں (۶) مناظرہ بعونہ تعالیٰ کرسکتے ہیں (۷) علمائے زمانہ میں علم توقیت سے تنہا آگاہ ہیں۔ .... فقیر آپ کے مدرسے کو اپنے نفس پر ایثار کر کے انہیں آپ کے لیے پیش کرتا ہے"۔ (مقدمہ صحیح البہاری، حیات اعلیٰ حضرت)

ماضی قریب کے علمائے ہند میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے بعد سب سے زیادہ تصنیفی خدمات ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہیں۔ آپ ہی جامعہ منظر اسلام بریلی شریف کے قیام کے محرک اول ہیں۔ امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز کے اولین تاریخ نویس اور تذکرہ نگار بھی آپ ہی ہیں، یعنی رضویات کے معمار اول آپ ہی ہیں۔ آپ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے تلامذہ میں علوم شرعیہ میں بھی یکتائے روزگار تھے اور علوم عقلیہ میں بھی کوئی آپ کا مماثل ومقابل نہ تھا۔ امام اہل سنت قدس سرہ العزیز اپنے عہد میں مناظروں اور بدمذہبوں سے بحث ومباحثہ کے لیے آپ ہی کو بھیجتے۔ امام اہل سنت نے اپنے اس عزیز شاگرد کا تذکرہ کرتے ہوئے رسالہ "الاستمداد" میں فرمایا۔

میرے ظفر کو اپنی ظفر دے   اس سے شکستیں کھاتے یہ ہیں

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

خاتمہ

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ واصحابہ اجمعین

برصغیر میں عظیم محدثین کا وجود ہوا۔شیخ المحدثین محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ) نے ملک ہند میں علم حدیث کو فروغ دیا۔

امام جلال الدین سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) نے اپنے عہد میں موجود احادیث طیبہ کو جمع کرنے کوشش کی۔انہوں نے تین کتابوں (1) جمع الجوامع (2) الجامع الصغیر (3) زوائد الجامع الصغیر (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر) میں احادیث مقدسہ کو جمع فرمایا۔

ان تمام احادیث کو محدث علاء الدین بن حسام الدین متقی ہندی برہان پوری (۸۸۵ھ-۹۷۵ھ) نے ''کنز العمال'' میں جمع فرمادیا۔کنز العمال میں چھیالیس ہزار چھ سو چھبیس (46626) احادیث طیبہ مرقوم ہیں۔ان میں صحیح، حسن وضعیف یعنی مختلف قسم کی حدیثیں ہیں۔

محدث علاء الدین بن حسام الدین متقی ہندی برہان پوری نے رقم فرمایا:

(فمن ظفر بهذا التاليف فقد ظفر بجمع الجوامع مبوبًا مع احاديث كثيرة ليست فى جمع الجوامع لان المؤلف رحمه الله زاد فى الجامع الصغير وذيله احاديث لم تكن فى جمع الجوامع) (مقدمہ کنز العمال:ص4)

ترجمہ: پس جو اس تالیف کو پایا تو وہ مبوب جمع الجوامع کو پایا بہت سی اضافی احادیث کے ساتھ جو جمع الجوامع میں نہیں ہیں،اس لیے کہ مؤلف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جامع صغیر اور زوائد جامع صغیر میں ایسی احادیث کا اضافہ کیا ہے جو جمع الجوامع میں نہیں تھیں۔

جو حدیثیں امام سیوطی کی کتابوں میں نہیں تھیں،ان باقی ماندہ بہت سی حدیثوں کو امام عبدالرؤف مناوی (۹۵۲ھ-۱۰۳۱ھ) نے ''الجامع الازہر علیٰ جمع الجوامع'' میں جمع فرمایا۔

محدث علاء الدین برہان پوری شہر جون پور کے باشندہ تھے۔ان کے والد شیخ حسام

الدین برہان پور (دکن) میں سکونت پذیر ہوگئے۔یہیں محدث موصوف کی پیدائش ہوئی۔

رئیس المحدثین محمد طاہر بن علی صدیقی فتنی (پٹنی) (۹۱۳ھ-۹۸۶ھ) ''پٹن'' شمالی گجرات میں پیدا ہوئے۔علم حدیث میں ''مجمع بحار الانوار فی غریب التنزیل ولطائف الاخبار'' آپ کی تصنیف ہے۔اسی طرح فن حدیث میں آپ کی ایک تصنیف ''المغنی'' ہے۔

الغرض برصغیر میں بھی عظیم محدثین کا وجود ہوا۔تفصیل کے لیے دفتر درکار ہے۔

حضرت محدث علاء الدین برہان پوری نے ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' میں امام سیوطی کی جمع کردہ تمام حدیثوں کو جدید ترتیب کے ساتھ جمع فرمادیا اور فقہ حنفی میں جن حدیثوں سے استدلال کیا جاتا ہے، ان حدیثوں کو ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین محدث بہاری نے ''صحیح البہاری'' میں جمع فرمادیا۔یہ ہندی محدثین کی عظیم خدمات ہیں۔

صحیح البہاری کی طباعت واشاعت کی کوشش کی جائے ،تاکہ امت مسلمہ اس سے فیض یاب ہوسکے۔صحیح البہاری ایک پوشیدہ خزانہ ہے۔امت کے لیے اسے ظاہر کیا جائے۔

اگر صحیح البہاری کی تمام جلدوں کو کمپوزنگ کر کے انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کر دیا جائے تو اس سے بھی امت مسلمہ استفادہ کرسکتی ہے۔مطبوعہ کتابوں کی طرح ہی انٹرنیٹ پر موجود کتابوں سے بھی اصحاب ذوق وارباب شوق استفادہ کرتے ہیں۔مطبوعہ کتابوں سے وہی لوگ نفع اٹھاتے ہیں جن کی رسائی ان کتابوں تک ہو، جب کہ انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کی جانے والی کتابوں سے ہر کوئی فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔آج کل اکثر لوگوں کے پاس ڈیجیٹل موبائل موجود ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ عہد حاضر میں نسل جدید انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کتابوں سے زیادہ استفادہ کررہی ہے۔لوگ کتابیں خریدنے کی بجائے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر موجود کتابیں ڈاؤن لوڈ کرتے ہیں اور حسب ضرورت ان سے استفادہ کرتے ہیں،لہٰذا حضرت ملک العلما قدس سرہ العزیز کے وارثین ان کی کتابوں کو کمپوزنگ کرا کے کسی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کردیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

مؤلف کے کلامی وفقہی رسائل وکتب

(1) البرکات النبویہ فی الاحکام الشرعیہ (بارہ رسائل)

(2) مسئلہ تکفیر کس کے لیے تحقیقی ہے؟ (خلیل بجنوری کے نظریات کا رد)

(3) ضروریات دین: تعریفات واقسام (ضروریات دین کی تعریفات کا تجزیہ)

(4) فرقہ وہابیہ: اقسام واحکام (مرتد فرقوں کے چار طبقات واحکام کا بیان)

(5) تحقیقات وتنقیدات (لفظ خطا سے متعلق مضامین کا مجموعہ)

(6) اسماعیل دہلوی اور اکابر دیوبند (اسماعیل دہلوی اور اکابر دیوبند کا شرعی حکم)

(7) معبودان کفار اور شرعی احکام (معبودان کفار کی مدح سرائی کے احکام: تین حصے)

(8) مناظراتی مباحث اور عقائد ونظریات (اہل قبلہ کی تکفیر پر تبصرہ)

(9) تاویلات اقوال کلامیہ (کلامی اقوال کی توضیح وتشریح)

(10) معروضات وتأثرات (رسالہ: ''اہل قبلہ کی تکفیر'' پر معروضات: شش حصص)

(11) ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین (دفتر اول)

(12) ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین (دفتر دوم)

(13) ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین (دفتر سوم)

(14) روشن مستقبل کے سنہرے خاکے (دین ومسلک کے فروغ کی تدابیر)

(15) تصاویر حیوانات: اقسام واحکام (کس تصویر کی حرمت پر اجماع ہے؟)

(16) عرفانی نظریات کے حساس مقامات (عرفان مذہب ومسلک پر تبصرہ)

(17) ہندو دھرم اور پیغمبر واوتار (مکتوب مظہری کی توضیح وتشریح)

(18) ظلم وستم اور حفاظتی تدابیر (بد مذہبوں سے میل جول کے احکام)

(19) تکفیر دہلوی اور علمائے اہل سنت وجماعت (دہلوی کی تکفیر فقہی کا بیان)

(20) حوالہ دکھاؤ! ایک لاکھ انعام پاؤ! (تکفیر دہلوی سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ)

(21) تقدیس الوکیل اور علامہ بابصیل (تنقیص نبوی کفر ہے یا زندیقیت؟)

(22) گمراہ محض کا ذبیحہ حلال (بدمذہبوں کے ذبیحہ کے احکام)

(23) وہابیوں سے نکاح ونکاح خوانی (وہابیوں سے نکاح کرنے، وہابیوں سے نکاح پڑھوانے اور وہابیوں ودیوبندیوں کوزکات دینے کے شرعی احکام کا بیان)

(24) باب اعتقادیات کے جدید مغالطے (مسئلہ تکفیر سے متعلق جدید مغالطے)

(25) کفر کلامی اور عدم فہم (ایک وائرل ویڈیو کے مشمولات پر تبصرہ)

(26) جدید عقائد ونظریات (قادیانیوں ودیوبندیوں سے متعلق غلط نظریات کا رد)

(27) حق پرستی اور نفس پرستی (غلط اقوال کی باطل تاویلات کا ردوابطال)

(28) جدید اعتقادی مغالطے (باب اعتقادیات کے جدید مغالطّوں کے جوابات)

(29) علامہ عبدالباری فرنگی محلی کی توبہ (اختلاف، توبہ اور چار توبہ نامہ کا تذکرہ)

(30) بدمذہبوں سے میل جول (بدمذہبوں سے ربط وتعلق وسیاسی اتحاد کے احکام)

(31) کفریہ عبارتوں کی خبر اور عدم تکفیر (قادیانی وعناصر اربعہ کی عبارتوں کی خبر وعدم تکفیر)

(32) سید احمد رائے بریلوی کا شرعی حکم (رائے بریلوی کی تکفیر فقہی کی بحث)

(33) سکوت دہلوی کا خیالی دعویٰ (اسماعیل دہلوی کے فرضی سکوت کا ردوابطال)

(34) تکفیر فقہی میں من شک کا استعمال (تکفیر فقہی میں من شک کے استعمال کے شواہد)

(35) حقانیت کی نشانیاں (اہل سنت وجماعت کی حقانیت کی علامتیں اور نشانیاں)

(36) الاضافات الجیدۃ علی الصوارم الہندیہ (حسام الحرمین کی جدید تصدیقات)

(37) ضروریات اہل سنت اور فقہائے احناف (انکار پر تکفیر فقہی کا حکم)

(38) قطعیات اربعہ اور ظنیات (قطعیات وظنیات اور اجماعی عقائد کی تشریح)

(39) کفر کلامی اور کفر فقہی (کفر کے اقسام واحکام کا تفصیلی بیان)

(40) عبارات شارح بخاری (فتاویٰ ومقالات کی عبارتوں کی تشریحات)

(62) قرآن وحدیث اور ضروریات دین (ضروری دینی کی دلیل: قرآن وحدیث کا بیان)

(63) عقل سلیم اور ضروریات دین (ضروری دینی کی دلیل: عقل سلیم کا بیان)

(64) علم عقائد وکلام: تعلیم اور ضرورت (علم عقائد وکلام کی ضرورت کا بیان)

(65) تخصص فی العقائد: نصاب ونظام (تخصص فی العقائد وعلم کلام کورس کی تفصیل)

(66) تاویل قریب اور تاویل بعید (تاویل قریب، تاویل بعید وتاویل متعذر کا بیان)

(67) ضروریات اہل سنت اور اجماعی عقائد (اجماعی عقائد کا بیان)

(68) تقلید حقیقی اور تقلید عرفی (ائمہ مجتہدین کی تقلید عرفی کا بیان اور غیر مقلدین کا رد)

(69) مصباح المصابیح فی احکام التراویح (بیس رکعت تراویح کے دلائل)

(70) عمان اعلامیہ حقائق کے اجالے میں (عمان اعلامیہ کے نظریات کا رد وابطال)

(71) اہداء ثواب الخیرات الی الاحیاء والاموت (ایصال ثواب کے جواز کی بحث)

(72) شب میلاد کی افضلیت (شب ولادت اقدس کی افضلیت کی بحث)

(73) امواج البحر علیٰ اصحاب الصدر (غیر مقلدوں کے چند فقہی مسائل کا رد)

(74) قانون شریعت شافعی (فقہ شافعی کے روزہ، نماز، حج وزکات کے مسائل)

(75) السواد الاعظم من عہد الرسالۃ الیٰ قرب القیامہ (اہل سنت کی حقانیت کی علامات)

(76) احادیث وآثار اور مجتہدین اسلام (اذا صح الحدیث فہو مذہبی کی تشریح)

(77) سلفیوں کے اسلاف وائمہ (غیر مقلدین کے مذہبی پیشواؤں کا تذکرہ)

(78) کشف والہام اور تقلید مجتہدین (کشف والہام کے شرعی دلیل نہ ہونے کا بیان)

متفرق کتب ورسائل

(1) آزاد بھارت کی سیاسی تاریخ (بھارت کی مرکزی حکومتوں کی مختصر تاریخ)

(2) دیوان لوح وقلم (دفتر اول) (مذہبی وغیر مذہبی مضامین کا مجموعہ)

(3) دیوان لوح وقلم (دفتر دوم) (مذہبی وغیر مذہبی مضامین کا مجموعہ)

(4) تعلیمی مسائل (دینی وعصری تعلیم سے متعلق مضامین)

(5) قومی مسائل (بھارتی مسلمانوں کے ملی وسیاسی مسائل)

(6) البیان الکافی فی حیاۃ الشافعی (امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ)

(7) تاریخ آمد رسول (تاریخ ولادت اقدس کا تعین اور جواز میلاد کی بحث)

(8) امام احمد رضا کے پانچ سو باسٹھ علوم وفنون (پانچ سو باسٹھ علوم وفنون کی تفصیل)

(9) جنوبی کرناٹک اور حنفی وشافعی اتحاد (رویت ہلال واقتدا وغیرہ کے مسائل)

(10) تصانیف مجدد اسلام (امام اہل سنت کے سات سو چار رسائل کی فہرست)

(11) تجدید دین ومجددین (تجدید دین کی تشریح وتوضیح اور مجددین کی فہرست)

(12) عشق نبوی کے آداب ووسائل (عشق نبوی کے آداب واسباب کا بیان)

(13) سراج ملت: حیات وخدمات (حضرت سید سراج اظہر قدس سرہ کے حالات)

(14) تاریخ کیرلا (بھارت کی ریاست کیرلا کی مختصر اسلامی وسیاسی تاریخ)

(15) وہابیوں کی سیاسی بازی گری (وہابیوں اور دیوبندیوں کی سیاسی تاریخ)

(16) امام اعظم اور علم حدیث (علم حدیث میں امام اعظم کی مہارت کا بیان)

(17) ملک العلما اور صحیح البہاری (صحیح البہاری کا تعارف اور ضرورت)

(یہ ان کتابوں کی فہرست ہے جن کی پی ڈی ایف فائل دستیاب ہے)

اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی

(توپسیا، کلکتہ)